

جنونِ شاہ

تحریر: حیات سکندر

قسط: 09

میرال: آپکو چاہتی ہو۔ نکاح کرے گے مجھ سے۔

شاہ: نکاح کرنا ہے۔

میرال: شاہ۔ ہاں

شاہ: لیکن صرف نکاح۔

میرال: قبول ہے شاہ بس نکاح۔

شاہ: میری گاڑی خراب کر چکی ہو تم۔ ورنہ۔۔ شاہ نے اپنے گاڈ کو کال کی۔

ایک مولوی اور ایک بڑی سی چادر لے کر آؤں۔۔
کہہ کر فون کاٹ دیا۔۔

میرال: شاہ اپ مجھ سے نکاح کر رہے ہیں کیا۔
شاہ: مجبور ہو۔ یار۔ تم ہر منٹ میں خود کشی
کرنے لگ جاتی ہو اگر مرورگی تو نام مجھ پر آئے گا۔
اس لیے بس۔

میرال: شاہ پیار کس سے کرتے ہے پھر
شاہ: وہ سب تم چھوڑ دو۔ نکاح کر رہا ہونا۔
بہت اتنے میں خوش ہو جاؤ۔۔۔

میرال: شاہ لیکن میں کوئی اور لڑکی برداشت نہیں کرونگی۔
اگر اپنی زندگی میں کوئی لڑکی آئی میں اپنی اور خود کی جان لے
لوں گی یاد رکھنا شاہ۔۔۔

آریان کو سامنے سے آتی ہوئی گاڑی نظر آئی۔

آریان: میراں گاڑی میں بیٹھوں۔

میراں: شاہ کیوں۔

آریان نے ایک نظر اسکے کپڑوں پر ڈالی۔

ایک شارٹ سی شرٹ جو پیٹ تک آرہی تھی۔

اور ساتھ ٹائٹ چمکی ہوئی پینٹ۔

اور ساتھ میراں نے خود پر پیٹرول پھینکا تھا۔

جس کی وجہ سے اسکے بدن کے کچھ حصہ صاف
نمایاں ہو رہے تھے۔۔

خود کو دیکھ لو۔۔ اس حالت میں جاؤں گی۔ انکے سامنے۔۔

میرال: شاہ میں چادر اوڑھ لو۔

آریان شاہ: ساتھ لے کر آئی ہو کیا۔۔

میرال: نہیں وہ میں گاڑی میں رکھتی ہو۔

آریان شاہ: او کے میرال بیٹھوں پھر۔

حق مہر کتنا۔

میرال: آپ چاہئے ہے حق مہر میں بھی۔

شاہ: میرال کہی سیریس ہوا کرو

ہر جگہ ٹھہر کی پن نہ کیا کرو۔

میرال: شاہ آپ کے لیے میں رانجھا بننے کے لیے بھی تیار ہو۔

شاہ: اور میں ہیر بن جاتا ہوں۔

میرال: ہاہاہاہاہاشاہ۔

آپ صرف میرے شوہر بن جائے بہت ہے۔

سامنے سے آریان شاہ کو گاڈ نظر آتا ہوا دیکھا۔۔

آریان شاہ چل کر میرال کے سامنے کھڑا ہو گیا۔۔

کے گاڈ کی نظر میرا ل کے جسم پر نہ پڑھ جائے۔

گاڈ: سر چادر۔ اور مولوی۔

آریان نے گاڈ کے ہاتھ سے چادر لی اور ہاتھ پیچھے کر کے
میرال کو دی۔ جو میرال نے لے لی تھی۔۔

آریان نے ایک نظر گردن گھوما کر دیکھا۔ ٹھیک ہو۔
میرال: جی شاہ۔

کہ کر شاہ کا ہاتھ پکڑا اور شاہ کے پیچھے چلنے لگی۔۔

شاہ: روکو

میرال: شاہ کیا ہے۔۔

شاہ: کان کھول کر بات سنو۔ بلکہ دماغ کو کھول کر اس

میں یہ بات ڈال دو۔۔

میرال: کیا شاہ۔

شاہ: میرال میرے 2 دوست اور میری ایک بہن اور

میرے بابا کو میری شادی کی بہت جلدی ہے۔۔

انہیں میری شادی دھوم دھام سے کرنی ہے۔

میرال: تو شاہ کیا ہوا اس میں۔

شاہ: پوری بات سنا کرو۔ یہاں سادگی سے بنا کسی

کو بتائے۔ نکاح کر رہا ہو۔۔ تو ریکویسٹ ہے میرال جی۔

کیسی کو مت بتانا اپنے نکاح کا۔۔

میں خود کچھ دن میں رشتہ بیچھو گا۔ اور پھر ہم ساری

رسموں سے شادی کرے گے۔ ٹھیک ہے میرال۔۔

میرال: اوکے شاہ۔ آب چلے۔

میں بہت ویٹ کر رہی ہو۔ کب میرا ل حیدر شاہ سے۔

میرا ل آریان شاہ بنوگی۔۔۔

کہ کر آنکھوں میں ہاتھ رکھ کر شرمانے لگی۔۔

آریان شاہ: سر پر ہاتھ رکھ کر کیا لڑکی ہو تم۔ چلو۔ آب۔

دونوں جا کر مولوی کے پاس چلے گے۔۔

آریان شاہ: مولوی صاحب نکاح کروادے۔

مولوی صاحب: لڑکی راضی ہے۔

میرال: جی جی میں راضی ہو۔ آپ نکاح شروع کرے پلیز۔

مولوی صاحب: جی حق مہر کتنا ہے۔

آریان شاہ: 5 کروڑ کر دے۔۔

میرال: شاہ پنج کروڑ بڑا اے اک کروڑ کرنا چاہی دا اے

شاہ: میرال پنج کروڑ ٹھیک اے

مولوی صاحب شروع کرے۔

مولوی صاحب اپنے والد کا نام بتادے دونوں۔

آریان: نوفل۔ شاہ۔

میرال: حیدر شاہ۔

مولوی صاحب: بیٹھو دونوں بیٹا۔

وہاں۔ کوئی چیر نہیں تھی۔ سامنے دو

پتھر پڑھے تھے۔ ایک پر مولوی صاحب۔

آریان: میراں تم بیٹھ جاؤ۔

میراں: شاہ آپ کھڑے ہو گے اور میں بیٹھو گی۔ بالکل نہیں۔

شاہ: میراں بحث نہ کیا کرو۔ بیٹھوں میں کہ رہا ہو۔ تو بیٹھوں۔

میراں: سوری شاہ۔

مولوی صاحب: میں نکاح شروع کر رہا ہو۔ دونوں کھڑے رہو۔

میرے پاس اتنا ٹائم نہیں ہے اور بھی نکاح کروانے ہے۔

میرال شاہ آپکو یہ نکاح قبول ہے۔

جی قبول ہے

قبول ہے

قبول ہے

آریان شاہ آپکو۔

قبول ہے۔۔۔۔۔ قبول ہے۔۔۔۔۔ قبول ہے

آریان شاہ:-

قبول ہے عشق تیرا۔ نکاح کی صورت میں۔

میرال آریان شاہ:-

صرف عشق ہی نہیں ایک خواہش ہے تیرے
ساتھ جینے کی۔

شاہ آج سے آپ میرے شوہر۔ اور میں اپنی اکلوتی بیوی۔
اور شاہ آپ مجھے آج سے میرہ۔ کہے گے۔
کہ کر شاہ کے گال پر اپنے لب رکھ دیے۔۔
شاہ جو آنکھیں پھاڑ کر میرال کو دیکھ رہا تھا۔
میرال: شاہ نکاح کے بعد ایک کس تو بنتی ہے نہ۔
شاہ جواب تک کھڑا میرال کو دیکھ رہا تھا۔

شاہ: چابی دو گاڑی کی۔

میرال: کیوں شاہ۔

شاہ: یہی کھڑے ہو کر رو مینس کرو گی۔

میرال: شاہ ایک کسس ہی تو کی ہے۔

کہ کر گاڑی کی چابی دی۔

شاہ نے میرال کا ہاتھ پکڑ کر اسے گاڑی میں بیٹھایا۔

میرال: شاہ خیر ہے۔ بیوی ہوا پکی۔

شاہ جو گاڑی میں بیٹھ گیا۔

آب کروکسس۔ اور وہ بھی یہاں۔۔ اپنے ہونٹ کی طرح اشارہ کیا۔۔

میرال: شاہ۔۔ ہ۔۔ ہ۔۔ یہاں۔

شاہ: جلدی کرو آب میرے اندر کا شوہر جاگ چکا ہے۔

کہ کر میرال کا ہاتھ پکڑ کر خود کی طرف کینچا۔

Shah : Hurry up my wife

Miral : Shah please

زبان باہر نکالو۔

میرال نے اپنی زبان باہر نکل دی۔

شاہ نے ایک جھٹکے میرال کو کھینچ کر اپنی گود میں بیٹھا دیا۔

اور اسکی زبان کو اپنے لبوں میں لے لیا۔

میرال جو اپنی آنکھیں بند کر چکی تھی۔۔

شاہ کا ایک ہاتھ میرال کی کمر پر چل رہا تھا۔ اور

ایک ہاتھ میرال کی ٹانگ پر تھا۔۔

میرال نے اپنے دونوں ہاتھ شاہ کے سینے پر رکھا۔۔

اور خود سے دور کرنے لگی۔

شاہ نے میرال کا ہاتھ پکڑ کر اپنے ایک ہاتھ میں پکڑا۔

اور اسکے لبوں کو اپنے لبوں سے آزاد کیا۔۔

میرال جو لمبے لمبے سانس لے رہی تھی۔۔
اور شاہ کو پھٹی پھٹی آنکھوں سے دیکھ رہی تھی۔۔

شاہ: مسز آریان شاہ۔۔

میرال: شاہ مجھے شرم آرہی ہے۔ پلیز مجھے اٹھنے
دے۔۔ آریان شاہ: ایک چھوٹی سی کسبس سے۔۔

کیا ہوتا ہے۔۔

ابھی میرے 4 بچے پیدا کرنے ہے تم نے۔۔

میرال: 4 کیوں شاہ۔

شاہ: 2 اس ہاتھ میں اور 2 اس ہاتھ میں۔

میرال: شاہ 2 ایک ٹانگ پر اور دوسری ٹانگ پر بھی 2

اور 2 پیٹ پر۔

سب ملا کر 10 بچے پیدا کر دیتی ہو شاہ۔

شاہ: ہا ہا ہا ہا کر لوں گی۔ مجھے مسئلہ نہیں ہے۔

میرال: شاہ ایسی باتیں نہ کیا کرے۔

شاہ: میرال آریاں شاہ۔ باتیں نہیں اب کرنا ہے۔۔

میرال: شاہ مجھے اٹھنے دے۔ مجھے گھر جانا ہے۔

بابا بہت پریشان ہو گے۔۔ شاہ: اٹھوں۔ اور بابا کو کال

کر کے بتا دو۔۔ تم اپنی دوستوں کے ساتھ ہو۔

کہ کر اپنی طرف کا دروازہ کھول دیا۔ اور میرال کو نیچے اتار۔۔

میرال: شاہ آپ مجھے کیوں اٹھا رہے ہیں۔ میں بیوی ہوا پکی۔

شاہ: تم نے خود بولا ہے تمہیں اٹھنا ہے۔۔

میرال: بیشک میں بولو لیکن آپ مجھے نہ اٹھائے۔۔

شاہ: ہم۔۔

میرال نے حیدر شاہ کو کال ملائی۔۔

جو ایک ہی کال پر اٹھالیا تھا۔۔

حیدر: کدھر ہو

بابا میں شاہ کے ساتھ ہو۔ اور میں نے شاہ سے نکاح کر لیا ہے۔
آریان نے میرال کو سختی سے مانا کیا تھا۔ ہمارے نکاح کا کیسی
کو مت بتانا۔ لیکن میرال نے جلد بازی میں بتا دیا۔
شاہ میرال کو اب غصہ سے دیکھ رہا تھا۔ اپنی گرے آنکھیں
کھول کر میرال کو چپ ہونے کا اشارہ کر رہا تھا۔

میرال: شاہ ویٹ کرے میں بابا سے بات کر رہی ہو۔

کہ کر شاہ کی گرے آنکھوں پر اپنا ہاتھ رکھ دیا۔

حیدر شاہ: میرے بیٹا۔ یہ کیا طریقہ ہے میرے نکاح کر کے

باپ کو بتا رہی ہو۔

میرال شاہ: بابا میں آپ کو بتا کر آئی تھی۔ میں شاہ سے

نکاح کرو گی۔۔۔

اپ اتنا سیر لیس کیوں ہو رہے ہیں۔ شاہ نے کہا ہے ہم
سب کے ساتھ نکاح کرے گے یہ میری زید پر شاہ نے نکاح کیا ہے۔
حیدر شاہ: میرے سامنے آریان دی تعریف نہ کر۔۔
میرال شاہ: بابا شاہ میرا شوہراے۔
حیدر شاہ: تے میں تیرا پیو آں
میرال شاہ: بابا میرے نال انج کیوں گلاں کر رہیا اے؟

حیدر شاہ: اوہنے اپنے پیونوں دسے بناں ای ویہ کر لیا۔

مینوں غصہ کرن دا کوئی حق نسئیں

میرال شاہ: سوری بابا۔ میں اور شاہ گھر آرہے ہیں۔

کہ کر فون کاٹ دیا۔

میرال نے شاہ کی آنکھوں سے ہاتھ ہٹایا۔ شاہ آب اپنی آنکھیں اور

بڑی کر کے دیکھ رہا تھا۔۔۔

میرال : شاہ میرے دل نہ دیکھ تینوں انج عشق ہو جاویں گا

Shah : I'm saying shut your mouth.

Who ordered you to tell Hyder Shah
about our marriage?

Miral : Shah, I thought Baba should know
about our marriage

Shah: Please Miral don't spoil my mind.

کہ کر باہر نکل گیا اور گاڑی کی چابی وہی پھینک کر آ گیا۔۔

میرال جو اپنے شاہ کو دیکھ رہی تھی۔ آخر وہ ایسا بھی تھا۔۔

اسے تھوڑی نہ پتا تھا۔۔ شاہ نے اپنے گاڑ کو کال ملائی۔

گاڑیاں لے کر پونچوں جلد سے جلد۔۔

وہاں صرف 2 گاڑ تھے۔ جسے شاہ نے مولوی کے لیے بلایا تھا۔۔

لیکن وہ بھی مولوی کے ساتھ گھر جا چکے تھے۔۔ اب وہاں صرف شاہ اور

میرال تھے۔۔

شاہ اپنی گاڑی۔ سے ٹیک لگا کر کھڑا ہو گیا۔ اور لمبے لمبے سانس
لینے لگا۔ میرال جو اپنی گاڑی سے نکل کر شاہ کی طرف بڑھی۔
شاہ۔۔۔۔۔ بات سنے۔

شاہ : Get out of here miral
شاہ نے اتنا تیز چلایا تھا کہ آواز واپس گھوم کر آئی تھی۔

وہ دونوں ایک سنسان سی جگہ پر تھے۔۔

وہاں ان دونوں کے علاوہ کوئی نہیں تھے۔۔۔

شاہ اپنے کُرتا کے شروع کے دو بٹن کھول کر کھڑا تھا۔ لیکن تب بھی

اسے سکون نہیں مل رہا تھا۔ شاہ اپنی منہ پر ہاتھ پھیرنے لگا۔۔

سامنے سے شاہ کو اسکے گاڑی کی گاڑی نظر آئی۔۔

میرال: شاہ میں آپکے ساتھ چلو گی۔

شاہ: For what

میرال: بیوی ہوا پکی شاہ۔ نکاح ہوا ہے ہمارا۔۔

شاہ: کھڑے کھڑے طلاق دے دو نگا۔۔ میرے سامنے بیوی
والے ڈرامے نہ کرنا۔۔

میرال: طلاق کا سن کر سر سے پاؤ تک ہل رہی تھی۔

شاہ۔ طلاق۔۔ دے۔ گے۔ آپ۔ مجھے۔۔ کہ کر رونے لگی۔۔
شاہ: میرال تم۔

میرال: اٹس اوکے۔ شاہ۔ طلاق دینا چاہتا ہے۔

آپ مجھے۔ میرال حیدر شاہ کو۔ کہ کر آنکھوں پر ہاتھ
رکھ کر رونے لگی تھی۔۔ اور روتے روتے اپنی گاڑی تک
پونچ چکی تھی۔۔ میرال جو روتے روتے اپنی گاڑی سٹارٹ
کر چکی تھی۔۔

شاہ: میرال روکو۔۔

اور شاہ کے سامنے سے نکل گی۔

شاہ کی بات بیچ میں ادھوری چھوڑ کر۔ جس کا شاہ
کو غصہ بہت تھا۔ لیکن وہ میرال کی کنڈیشن سمجھ

چکا تھا۔۔ تم میرال حیدر شاہ نہیں ہو۔ تم صرف میری ہو میرال۔۔
میرال آریان شاہ۔۔ تم اب میری بات سکون سے سنو گی بھی۔
اور عمل بھی کرو گی۔۔

شاہ کہہ کر اپنی گاڑی میں بیٹھ چکا تھا۔ شاہ کی گاڑی
کے پیچھے اسکے گاڑ کی لائن لگی تھی۔ جو شاہ کے پیچھے
چل رہی تھی۔۔

آرزو نے میم کو کال ملائی۔

میم ازہان سر کہ رہے ہے فیس جمع کرواؤ۔

میم: تمہیں سکالرشپ ملی تھی نہ۔

آرزو: یس میم۔ لیکن ازہان سر نے لیٹ ہونے کی وجہ سے

رد کر دی۔

میم: ازہان نے کیا ہے یہ۔

آرزو: یس میم۔

سامنے سے ازہان چل کر آ رہا تھا۔

مس آرزو اگر آج 10 بجے تک فیس نہ جمع ہوئی تو۔

تمہارا ایڈ مشن کینسل۔

میم جو سب کچھ سن چکی تھی۔ اور یہ بھی سمجھ چکی

تھی یہ سب ازہان انکی وجہ سے کر رہا ہے۔

میم نے کال کاٹ دی۔

آرزو جو کھڑی ازہان کو جاتا ہوا دیکھ رہی تھی۔۔

آب وہ 1 لاکھ کہاں سے لے کر آئی گی۔۔

10 بجنے میں صرف ایک گھنٹہ تھا۔۔

یہ سوچ سوچ کر اسکا سر گھوم رہا تھا۔۔

.....

احمر سکندر جو کیسی کام سے باہر گیا تھا۔

آرہ کا اگلا نشانہ احمر کے ساتھ اس میس میں کام
کرنے والا تھا۔ احمر جو سنسان سڑکوں پر فل سپیڈ
میں بائیک رائڈنگ کر رہا تھا۔ احمر جب بھی کوئی
پریشانی میں ہوتا تو وہ یہی کرتا تھا۔

آرہ جو اپنا موبائل لے کر اپنے گھر پونچ چکی تھی۔

آرہ کا باپ سلطان احمد گھر پر نہیں تھا۔
آرہ کا باپ اکثر پاکستان سے باہر ہوتا تھا۔ آرہ کا گھر
احمر کے گھر کے مقابلہ چھوٹا تھا۔

آرہ بھاگ کر اپنے روم کی طرف بڑھی۔۔ اور وہاں سے ایک
بلیک کلر کی ٹائٹ سی پینٹ نکالی ساتھ ایک ٹائٹ سی شرٹ۔۔۔
اور منہ پر ماکس پہن کر کھڑی۔ سے باہر کھود گی۔
اور جا کر اپنی گاڑی میں بیٹھ گی

اور دوسرے سیکرٹ ایجنٹ کی لوکیشن ٹریس کرنے لگی۔۔

دوسرا سیکرٹ ایجنٹ احمر سے ملنے سنسان سڑکوں پر
جار ہا تھا۔ آڑہ وہ لوکیشن دیکھ کر بہت خوش ہوئی تھی۔۔
ہا ہا ہا خود موت کے منہ میں گھس رہے ہو۔۔

کہہ کر اپنی گاڑی کی سپیڈ فل کی۔

احمر جو ایک درخت کے نیچے بیٹھ کر اپنی ماما بابا
اور بھائی کی موت کا منظر اپنی آنکھوں سے دیکھ
رہا تھا۔۔ اور درد سے چھیک رہا تھا۔۔

سلطان احمد اگر اس دن میرے بابا مجھے قسم نہ دیتے
میں اب تک تجھے مار دیتا۔۔ نفرت کرتا ہو سلطان احمد
تم سے۔ تمہارے وجود سے۔ تمہارے خاندان سے..

دوسرے سیکرٹ ایجنٹ کی گاڑی روکی۔

آرہ نے بھی اپنی گاڑی روکی۔

اور اپنی پستول اپنی ٹائٹ سی جینز میں ڈالی اور ایک

ہاتھ میں ایک تیز دھار والا چاکو پکڑا۔ اور سیکرٹ

ایجنٹ کے پیچھے چلتی گی۔ سامنے اسے ایک بند اور خت

کے نیچے بیٹھا ہوا نظر آیا۔

سکندر۔ یہاں کیا کر رہا ہے۔

کہ کر چپ گی۔۔ اسے احمر کو ضرور مارنا تھا لیکن ایسے نہیں۔۔

آزہ جا کر پیچھے چپ گی۔۔ سامنے سے دوسرا سیکرٹ

ایجنٹ آ رہا تھا۔۔ احمر اسکو دیکھ کر کھڑا ہو گیا۔

سعد کیسے ہو۔

احمر میں ٹھیک ہو تم بتاؤ۔۔

کہ کردو نوں درخت کے نیچے بیٹھ گے۔۔

سعد: لیڈی کیلر چپ کروار کرتی ہے۔۔

لڑکی ہے نہ ہمت نہیں ہے اس میں لڑکوں سے مقابلہ کرنے کی۔

آئره جو کھڑی سن رہی تھی۔ آئره نے اپنی پستول سعد پر

رکھی اور چلا دی۔۔ سعد جو ایک دم نیچے گھیر گیا۔۔

آئره جو باہر نکل کر آئی۔۔ احمر نے اپنی پستول نکالی۔۔۔۔

اور لیڈی کیلر کی طرف کی۔ آج پہلی بار اسنے لیڈی کیلر کو دیکھا تھا۔
آرہ: احمر گن نیچے کرو۔

میں اس جعلی سیکرٹ ایجنٹ کو دیکھنے آئی ہو۔
یہ تمہاری ساری انفارمیشن چند روپے میں بیچتا ہے۔
احمر: نے ایک نظر اسکی شہد جیسی آنکھوں میں ڈالی۔
اور دیکھتا رہ گیا۔ احمر کی منہ سے ایک دم آرہ نکالا۔

احمر سکندر لیڈی کیلر کو دیکھ کر دیکھتا رہ گیا۔
جو احساس سکندر صاحب آئره کے لیے محسوس کر رہے تھے۔
آج وہی احساس لیڈی کیلر کے لیے کر رہے تھے۔
احمر نے ایک نظر آئره کے کپڑوں پر ڈالی۔
تم میری ہیلپ کرنے آئی ہو۔ اچھا مذاک کر لیتی ہو۔

My ladyy

سعد: احمر یہ جھوٹ بول رہی ہے۔ مار ایسے۔

لیڈی کیلر نے اپنی ساری گولیاں سعد پر ضائع

کردی سعد جو تھر تھر کانپ رہا تھا۔

احمر کا دل اس لڑکی پر پاگل ہو رہا تھا۔ وہ یہ بھول چکا تھا۔

یہ اسکی دشمن ہے۔۔۔ اسکی جانی دشمن۔

وہ جس انسان سے نفرت کرتا ہے آج اسی کی بیٹی کے لیے

یا گل ہو رہا تھا۔

احمر کے ہاتھ سے پستول نیچے گھیری۔ اور سعد نے اپنے
کانپتے ہاتھوں سے اٹھائی اور آئزہ کے ہاتھ پر چلا دی۔
جو آئزہ کو چھو کر گزری تھی۔۔۔ احمر سکندر چل کر

آئزہ کے قریب آیا۔۔

آئزہ: اچھہ بابا۔۔

ایک دم اسکے منہ سے بابا نکالا۔۔